السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا تکبر کے بغیر کپڑے لٹکانا بھی حرام ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مردوں کے لیے کپڑے لٹکانا حرام ہے "خواہ یہ تکبر کے لیے ہو یا کسی اور مقصد کے لیے' البتہ اگر تکبر کی وجہ سے ہو تو پھر اس کی سزا زیادہ سنگین اور شدید ہے' جیسا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث صحیح مسلم میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيامة' ولا ينظر اليهم ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم المسبل (ازاره) و27-03-2014 المنان' والمنفق سلعته بالحلف الكاذب)) (صحيح مسلم' الايمان' باب غلظ تحريم اسبال الازار المن بالعطية ___ الخ')) ح: ١-٦)

''تین شخص ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ کلام فرمائے گا' نہ ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا' نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا (1) کپڑے کو لٹکانے والا (2) احسان جتلانے والا اور (3) جھوٹی قسم کے ساتھ اپنے سودے بیچنے والا۔''

یہ حدیث اگرچہ مطلق ہے لیکن ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وجہ سے مقید ہے جس میں نبی ﷺ نے فرمایا:

(من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيامة)) (صحيح البخاري' اللباس' باب من جر ازاره من غير خيلاء' ح: ٥٧٨٤ و صحيح مسلم باب تحريم جر الثواب خيلاء ______' ح: ٢-٨٥))

''جو شخص ازراہ تکبر کپڑا لٹکائے گا تو قیامت کے دن اس کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا بھی نہیں۔''

(ما اسفل منا لكعبين من الازار فهو فى النار)) (صحيح البخاري' اللباس' باب ما اسفل منا لكعبين من الازار فهو فى النار' ح: ٥٧٨٧))

''جو تہ بند ٹخنوں سے نیچے ہوگا وہ جہنم کی آگ میں ہوگا۔''

جب یہ دو مختلف سزائیں ہیں تو پھر مطلق کو مقید پر محمول کرنا ممنوع ہے کیونکہ مقید پر محمول کرنے کے قاعدہ کے لیے شرط یہ ہے کہ دونوں نصوص کا حکم ایک ہو اور جب حکم مختلف ہو تو پھر ایک دوسرے کے ساتھ مقید نہیں کیا جا سکتا یہی وجہ ہے کہ آیت تیمم کو جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

فَامسَحوا بِوُجوهِكُم وَأَيديكُم مِنهُ ... ٦ ... سورة النساء

''منہ اور ہاتھوں کا مسح (یعنی تیمم) کرلو۔'' کو اس آیت وضو کے ساتھ مقید نہیں کیا جا سکتا جس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاغسِلوا وُجوهَكُم وَأَيدِيَكُم إِلَى المَرافِقِ ... ٦ سورة المائدة

''منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھولیا کرو۔''

لہذا تیمم کہنیوں تک نہیں ہوگا۔ اس کی دلیل وہ حدیث بھی ہے جس میں امام مالک: اور کئی دیگر محدثین نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

ازاره المسلم الى نصف الساق ولا حرج او: لاجناحّ فيما بينه وبين الكعبين' ماكان اسفل من الكعبين فهوفى النار' ومن جر ازاره بطرألم ينظر الله اليه) (سنن ابي داود اللباس باب فى قدر موضع الازار' ح: ٤-٩٣ وسنن ابن ماجه' ح:))" (٣٥٧٣- والسنن الكبريٰ للنسائى: ٤٩/٥-' ح: ٩٧١٦ والموطا مالك: ٢/٩١٤' ٩١

''مومن کا تہ بند نصف پنڈلی تک ہوتا ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں۔۔۔ یا یہ فرمایا کہ اس میں کوئی گناہ نہیں۔۔۔ جو نصف پنڈلی اور دونوں ٹخنوں کے درمیان ہو اور جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم کی آگ میں ہوگا اور جس شخص نے ازراہ تکبر اپنا کپڑا لٹکایا' اللہ تعالیٰ اس کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا بھی نہیں۔''

اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو صورتیں بیان فرمائی ہیں اور ان کی سزاؤں کے مختلف ہونے کیوجہ سے ان کا حکم بھی مختلف بیان فرمایا ہے تو گویا یہ دو مختلف فعل ہیں جن کا حکم اور سزا بھی مختلف ہے۔ اس تفصیل سے اس شخص کی غلطی واضح ہوجاتی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان ((ما اسفل من الکعبین من الازار فھو فی النار)) کو فرمان نبوی (من جر ثوبہ خلاء لم ینظر اللہ الیہ)) کے ساتھ مقید کرتا ہے۔ جب ان بعض لوگوں کو سمجھایا جاتا ہے 'جنہوں نے اپنے کپڑے کو ٹخنوں سے نیچے لٹکا رکھا ہوتا ہے' تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ازراہ تکبر ایسا نہیں کیا تو ان سے ہم یہ عرض کریں گے کہ کپڑا نیچے لٹکانے کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وسم تو وہ ہے جس میں انسان کو صرف مخالفت کے مقام یعنی ٹخنوں سے نیچے کی جگہ پر عذاب دیا جائے گا اور اس سے مراد وہ ہے جو اپنے کپڑے کو تکبر کے بغیر ٹخنوں سے نیچے لٹکاتا ہے اور دوسری قسم وہ ہے جس کی سزا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص سے کلام نہیں فرمائے گا' نہ اس کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا' نہ اسے پاک کریگا بلکہ اس کے لیے دردناک عذاب ہوگا اور یہ سزا اس شخص کے لیے ہوگی جو اپنے کپڑے کو ازراہ تکبر لٹکائے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص258

محدث فتویٰ